نیوایرا میگزین
New Era Magazine
کسب حیات
از ضوء ساطع
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ناول. کسبِ حیات

از. ضوء ساطع

قسط نمبر 4. "شاخِ آفتابی"

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"شاخِ آفتابی"

:::::::::::::::::"""""""""""""""""""""::::::::::::::::

زندگی کے ہزار پہروں میں....

وقت کی اَن گنت سی لہروں میں....

دھوپ میں, بارشوں کے پانی میں....

روز و شب کی عجب روانی میں....

مسکراہٹ میں, غم کی باتوں میں....

بانجھ صبحوں میں, چاندراتوں میں....

گفتگو میں, حسین گیتوں میں....

میری ماتوں میں, اُس کی جیتوں میں....

کوئی اک راز ہاتھ ہے اب بھی....

اک لمحہ حیات ہے اب بھی....

(شہباز علی نقوی)

::::::::::::::"""""""""""""""""""""""""""""::::::::::::::

New Era Magazine

کلاس ختم ہوتے ہی زرہ باہر نکل آئی....وفااور دانیااس کو دیکھ اس کی پاس آگئیں....

وفاغصے میں کہنے لگی "سر نے تم سے کل والا بدلا لیا ہے...."

"یار کوئی بات نہیں" زرہ کے لہجے سے اُکتاہٹ صاف چھلک رہی تھی....

وہ آپس میں ہم کلام تھیں ان کی کلاس فیلو رابعہ کو آتا دیکھ کر وفا کا تو ہلک تک کڑوہ ہو گیا

رابعہ کو زرہ بہت پسند تھی...وفا کا خیال تھا "جب وہ آتی زرہ کے ساتھ چپکنے کی کوشش کرتی" اور وفا کا موڈ خراب ہو جاتا....

وہ کالج سے ان کے ساتھ تھی لیکن وفا سے وہ تھوڑی خوف زدہ رہتی تھی...

اس نے تعریف کی "یار تم پر یہ کالا رنگ بہت اچھا لگ رہا اور اس پر ہیزل آنکھیں اففففف!!!"

(وہ درست کہہ رہی تھی زرنے کالی شوٹ فراک پر کالا ٹاوزر پہنے اس پر پیچ کلر کا اسٹولر اوڑھ رکھا تھا جس میں انتہائی معصوم لگ رہی تھی)

وہ زرہ سے باتیں کر رہی تھی....

وفا سے دیکھا نہ گیا تو تیور لیے رابعہ سے کہا "ہم جا رہے ہیں....کام ہے" اور زرہ کو وہ کھینچتے ہوئے دور لے آئی....

زرہ جو کب سے اپنی ہنسی کو دبانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی ایک دم کھل کھلا کر ہنس دی....

(زرہ نے رابعہ کو اپنی طرف آتے دیکھ تو وہ وفا کا چہرہ دیکھ چکی تھی اس لیے اسے زچ کرنے کے لیے اس سے ہنس ہنس کر باتیں کرنے لگی....)

زرہ کی معنی خیز مسکراہٹ دیکھی تو وفا منہ بھلا کر آگے چلنے لگی...

اس نے دانیا کو اشارہ کیا وہ اس کے ساتھ جائے....

کچھ سوچ کر وہیں کھڑی ان کو جاتا دیکھنے لگی جیسے وفا اور دانیا راہداری سے موڑی وہ بھی ان کی چھوڑے راستے پر چلتے گئی اور زرہ نے کنٹین میں داخل ہوتے نظر گھما کر اطراف میں دیکھا ہر کوئی اپنی موج میں مصروف تھا ان میں وہ دونوں
بھی اپنا سامان درست کر رہی تھیں اور وفا غصہ سے دانیا سے کچھ کہہ رہی تھی اسے شور کی باعث سنائی نہیں دے رہا تھے لیکن وہ جانتی وفا اس وقت اسے اور رابعہ کو برا بھلا بول رہی ہو گئی....

زرہ نے مسکرا کر دائیں کندھے پر لٹکتے بیگ کو آگے کیا اور گردن ترچی کرتی بیگ کی آگے کی چھوٹی زیب کھولی اور پیسے تلاشنے لگی....

اسے پُر اعتماد سی آواز سنائی دی

"سائیڈ پلیز" ضمیر بلکل اس سے تھوڑے فاصلے پر پیچھے کھڑا سوالیا تاثرات میں دیکھ رہا تھا....

وہ سختی سے کہنے لگی تھی "اتنا سارا راستہ خالی پڑا ہے وہاں سے چلیں جائیں" اس نے ضمیر کی

New Era Magazine

آواز پہچانی تو جلدی سے دو قدم آگئے ہوئی اور راستے سے ہٹ کے کھڑی ہو گئی اور دفتاً بیگ سے پیسے تلاشتے ہاتھ میں کوئی چیز آئی تھی تبھی اس نے ہاتھ باہر نکالا اور زیپ بند کی.....

ضمیر اس کے پاس سے گزرتا دو قدم آگئے آر کا (اس طرح کے کوئی دیکھ کر کہہ نہیں سکتا کہ وہ ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے) اور سنجیدہ لہجے میں بولا "میڈم جگہ دیکھ کر کھڑا ہوا کریں" سانس لے کر بولا" کہیں ایسا نہ ہو لوگ داخل ہونے کے چکر میں آپ کو دھکا دے کر چلے جائیں اب ہر کوئی راستہ نہیں مانگتا" اور وہ آگے بڑھ گیا....

زرہ کو اس کا آخری جملا طنز ہی لگا اس ہو نہہ کے سر جھٹکا اور ہاتھ میں پکڑے سرخ نوٹ کو ایک نظر دیکھا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی اس کی کندھے سے لٹکتا اسٹرپ بیگ اس کے چلنے کی وجہ اِدھر اُدھر جھول رہا تھا....

اس نے کاؤنٹر پر قدم روکے اور بلند آواز میں بولی

"بھائی بھولے جلدی سے تین سموسے ہری چٹنی کی ساتھ دے دو"....

کاونٹر کی اُسطرف کام کرتا بارہ سالہ گوری رنگت بھورے بالوں والا لڑکا اپنی عمر سے لمبا تھا وہ مڑا تو بائیں ہاتھ پر کاغذ کی چھوٹی سی پلیٹ میں ہری چٹنی اور دائیں ہاتھ میں اخبار کے چھوٹے سے ٹکرے پر تین سموسے رکھے تھے جو اس نے زرہ کے سامنے لا کر رکھے اور غصہ سے پوچھا

"باجی تم نے ہماری کیا نام لی"

زرہ پیسے بڑھنے لگی تھی بھولے کو اپنی طرف غصے سے پوچھتا دیکھ کر بولی "بھولا"

لڑکا غصے سے بولا "ہماری نام بھولا نہیں باجی ہم بہادر خان ہے"....

وہ اس کا جواب سن کر مسکرا دی اور سرخ نوٹ اسکی طرف بڑھایا اور تپانے والے انداز میں بولی

"لیکن مجھے توریان نے تمھارا نام بھولا بتایا

تھا"....

بھولا سرخ نوٹ کاؤنٹر کی دراز میں رکھتے ہوئے بولا "ہم ریان بھائی سے پوچھے گی"....

اس نے مسکراتے دباتے افسردہ تاثرات میں کہا "بہادر خان تم تو دیکھنے سے شیر لگ رہے ہو پتا

نہیں ریان نے تمہیں بھولا بندر کیوں کہا"....

بہادر خان نے دراز سے پچاس کا نوٹ نکال کر اس کے سامنے کاونٹر پر رکھا اور اس کے آخری

لفظ کو سنے بغیر جوش سے بولا "باجی ہم کو پہنچان گئی ہے"....

زرہ نے کاونٹر سے نوٹ اٹھا کر بیگ میں رکھا اور ایک شراتی مسکراہٹ اس کی طرف آخری

نظر دیکھا چٹنی اور سموسے لیے دانیا اور وفا کی طرف آ گئی....

اس نے ان کے پاس پہنچ کر دونوں چیزوں کو میز پر رکھا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی....

وفا ہو نیز دانیا سے باتیں میں مصروف رہی جیسے اسے جانتی ہی نہ ہو....

New Era Magazine

زرہ نے سموسہ اٹھاتے دانیا کو پکڑا(جوان دونوں کے درمیان کی ناراضگی میں پھنس گئی تھی)
یار تم تو کھاؤ سموسے ٹھنڈے ہو رہے ہیں لوگوں پر ویسے بھیسی میرے سموسے حرام ہیں...
آخری کے چند الفاظ چڑانے والے انداز میں وفا کی طرف اچھالے....

وفا سنجیدہ انداز مونگیے اسکرف کے ہالے میں سرخ پڑتے چہرے کوارد گرد گھومانے لگی دفعتاً اس کی نظر ضمیر پر پڑی جو وجیہہ شخصیت کا حصار باندھے کیسی لڑکے سے کچھ پوچھ رہا تھا اس نے سر جھٹکا کر استغفار کہا اور زرہ کو سرے سے نظر انداز کرتے دانیا سے بولی"یار ضمیر سر یہاں"(اس کی طرف اشارہ کرتے)"بھی بچوں کی کلاس لینے آپہنچے"....

دانیا نے کندھے اچکے"ہو سکتا کوئی کام ہو"اور کھائے ہوئے سموسے کے کونے کو ہری چٹنی میں ڈبونے لگی....

زرہ کو ضمیر کے نام پر دس منٹ پہلے ہوا ٹکراؤ یاد آیا تو اس کا ہلک تک کڑواہ ہو گیا....
ذہین سے سارے خیال صاف کرکے دوبارہ سے پرانی ٹون میں ہری چٹنی والے سموسے کو کھاتے مزے سے وفا کو مرچی لگاتے لہجے میں کہا"واہ مزا آگیا بھلے لوگ نہ کھائیں آخر میں خود ہی پچھتائیں گے"....

وفا جو کب سے ان دونوں کو کھاتا دیکھ کر برداشت کر رہی تھک اسنے آخری سموسہ اٹھایا اور چٹنی میں ڈبویا اور منہ میں ڈالا اور کھائے بیس کو واپس سے ہری چٹنی لگتی کھانے لگی وہ دونوں

بھی کھاتی رہی خاموشی سے البتہ دانیا نے تھوڑے الجھے سے انداز میں انکو دیکھ کر بچا چپس منہ میں ڈالا اور ان دونوں نے بھی کھا کر ایک دوسرے کو دیکھا اور سر جھٹکا کر ہنس دیں....

دانیا نے زچ ہو کر کہا "یار تم دونوں یہ کیا گیم کھیل رہی ہو"....

وہ دونوں ایک ساتھ بولی "کچھ نہیں" وفا مسکرائی زرہ بھی مسکرادی اور بولی "تمہیں جلد ہی سمجھ آجائے گئی"....

وہ تینوں کچھ دیر وہاں بیٹھی باتیں کرتی رہیں تبھی وفا نے دوبارہ زرہ کی پیچھے دیکھا وہاں اب کچھ اور اسٹوڈنٹ بیٹھے ہوئے تھے ضمیر جاچکا تھا وہ بھی ان کی طرف متوجہ ہو گئی....

پھر کافی دیر باتیں کرنے کے بعد وہ تینوں کلاس لینے کے لیے چلے گیں اور کلاس ختم ہوتے وفا اور زرہ دانیا کو خداحافظ کہتی زرہ کی کار کے پاس آئیں....

زرہ نے دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر وفا کی طرف کا دروازہ کھولا اور بیگ کو پچھلی سیٹ پر رکھ کر اس نے گاڑی اسٹاٹ کی....

وفا نے دروازہ لوک کر کے اپنے بیگ کو گود میں رکھا....

زرہ گاڑی بھاگتی یونیورسٹی کی حدود سے باہر نکلتی چلے گئ....

:::::::::::::::"""""""""""""""::::::::::::::::

یونیورسٹی سے دور حیدر آباد کے اس پوش

علاقے میں سفید فیاضی بھون اپنے پورے

آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا بھون کے

اندر داخل ہو تو سنہری جدید طرز کے دروازے تھے بلکل درازوں کی وسط میں نگاہ ڈالیں تو

سامنے گول سے زینے اوپری منزل کو جا رہے تھے ان پر سیاہ کلین بیرونی دروازہ تک بچھا ہوا تھا

اسی طرح دروازے کے دائیں جانب کائی رنگ کے

دو سنگل صوفے پڑے تھے اور ان کے درمیان لکڑی کا جدید طرز پر بنا میز تھا....

نظروں کا زاویہ تبدیل کریں تو بائیں جانب اوپری دیوار سے لے کر نیچے تک شیشہ لگ ہوا تھا

شیشہ پر ابھرتا عکس برابر والی دیوار کا تھا جس پر چھت سے لے کر فرش تک لکڑیوں کو تراش کر

چھوٹے ڈبے نما خانے بنے ہوئی تھے کہیں سے ابھرے ہوئے تو کہیں سے دھنسے ہوئے تھے

جیسے مسلادھار بارش برسنے کی وجہ سے کچی سڑک پر کھڈے پڑ جاتے ہیں ویسے ہی بھون کی

اس دیوار پر لڑکی کو ناجانے کس طرح تراش کر بنائے گئے تھے جن میں سجائی نایاب شوبیں اپنی

قیمت کا اندازہ کروا رہے تھے وہاں سے آ گیں آئیں تو دائیں جانب کائی صوفوں سے دور اندر کی

جانب راہداری مڑتی تھی اس سے چلتے اندر آؤ تو سامنے سنہری اور سیاہ رنگ کے دروازے

کھولے تھے اور وہاں سے چیچ اور چھری کانٹے کی آوازوں کے ساتھ اندر موجود نفوس کی مدھم

آوازیں سنائی دے رہی تھیں....

اندر داخل ہو تو سامنے لمبا سہ ڈائننگ ٹیبل ناشتے سے سجا ہو تھا اور اس کی اِرد گرد پڑی کرسیوں میں سے سربراہی کرسی پر فیاضی صاحب بیٹھے ہوئے تھے ان کے برابر میں ایک طرف بھورے بالوں کو کرل کیے کھلا چھوڑے چہرے پر میک اپ کیے گورے ہاتھ میں ہیرے کا بریسلٹ پہنے اور دائیں ہاتھ کی درمیان والی انگلیوں میں ہیرے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی اور سرخ رنگ کے جوڑے میں وہ عمر سے بہت کم لگ رہی تھیں ان کے دوسری طرف ضاد فارمل بلیک ڈریس سوٹ میں چہرے پر سنجیدگی لیے جیل لگے بالوں کو سیڈ کیے وہ بیٹھا کانٹے سے ٹوسٹ کھا رہا تھا اور ساتھ ساتھ فیاضی صاحب کی باتوں کا جواب دے رہا تھا اس کے ساتھ بیٹھا سمیر سیاہ سرمئی ٹریک سوٹ میں قدرے بے نیازی سے ناشتا کر رہا تھا....

ضاد کے پیچھے باہر کو کھولتی کھڑکی میں سفید مائل آسمان پر ہلکی ہلکی آسمانی حصہ ابھرا ہوا نظر آ رہا تھا اور سورج بھی صبح کی روشنی میں ہم انسانوں کی طرح منزل کا تعین کرتا زینے چڑھتا اوپر کی اور بڑھ رہا تھا تاکہ وہ پورے جوش سے اپنی چمک اور امید کی امنگ سے روشن سویرے میں کردار ادا کر سکے....

سورج کی نارنجی روشنی کو وہیں چھوڑ کر دوبارہ میز کے گرد آؤ تو ضاد کسی بات پر فیاضی صاحب کو کہہ رہا تھا "بابا ابھی الیکشن میں وقت ہے آپ کی مخالف پارٹی کچھ نہیں کر سکتی آپ سب کور اپ کر لیں گے اور جہاں ضرورت ہو گئی وہاں میں ہوں نہ" اور جوس کا گلاس منہ کو

New Era Magazine

لگایا....

فیاضی صاحب ٹھنڈی آہ بھر کر بولے "اس بات کا ہی تو یقین ہے کہ آپ ہو میرے ساتھ "

اور وہ مسکرا دیے....

ضاد بھی مسکرا دیا جس سے اسکی سیاہ آنکھوں میں چمک ابھری....

فیاضی صاحب نے سوچتی نظروں سے ضاد کو دیکھتے ہوئے بولے بس مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ لڑکی کسی نیوز چینل وغیرہ سے رابطہ نہ کرے جملا مکمل کرتے سمیر کو افسوس سے دیکھا "سمیر تمھیں ایک کام کہا تھا وہ بھی خراب کر دیا اگر اُس لڑکی کے باپ نے وہ یو ایس بی کامران نواز (مخالف پارٹی کی رکن) کو دے دی یا نیب والوں کے ہاتھ لگ گئی تو الیکشن متاثر ہوں گیں "....سر جھٹکا اور ناشتہ کرنے لگے....

ریحا اس ساری گفتگو میں پہلی بار بولیں اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا لیکن جواب ہے ہمیں اس کو درست کرنا چاہیے اور فیاضی صاحب کے ہاتھ پر سیاہ نیل پالش سے سجا ہاتھ رکھا کر حوصلہ دیا اور چائے کا مگ سے سپ بھرا....

ضاد نے پلیٹ میں کانٹا رکھا اور سمیر کو کہا "تم مجھے پورے دو گھنٹے بعد میرے آفس میں ملو پورے دس بجے "اور کرسی کو دھکیلتا باہر کی اور بڑھ گیا....

فیاضی صاحب بھی اٹھ کر چلے گے....

New Era Magazine

اب صرف وہ دونوں رہ گے تھے یا میز پر پڑے گندے اور صاف , بھرے اور خالی برتن رہ گئے تھے....

سمیر کے سامنے کی جانب دیوار پر اور پیچھے کی جانب دیوار پر دو دو کھڑکیاں نصب تھیں ان سے باہر دیکھو تو صبح کے اس پہر چڑیاں اپنی مستی میں گن گنا رہی تھیں سبز درختوں کے ارد گرد چکر کاٹتی آسمان کی اور پرواز کر لیتی.....

دوبارہ ان کی طرف آؤ تو رمیحا نے اس کی سوچ کا زاویہ بدلہ "لازمی نہیں ہے ہمارے ہر کام کا نتیجہ وہی نکلے جو ہم نے سوچا ہوا ہوا اکثر نتیجے گمان کے تضاد نکلتے ہیں بس تضاد کو درست کرنا ہوتا ہے جو ہم کر سکتے ہیں" اور اٹھ کھڑیں ہوئیں بالوں کو ایک ادا سے پیچھے کرتیں بولیں "شام میں ملتے ہیں" اور وہاں سے نکلتی گیں....

وہ جوس پیتا اپنی ماں کو جاتا دیکھتا رہا ان کے نکلتے ہی ٹیک ٹیک ہیل کی آواز مدھم ہو گئی اور وہ یوں ہی سوچنے لگا تضاد کو وہ درست کیسے کرے وہ اس بات پر یقین کرتا تھا جو رمیحا نے کہا ہے اس میں حل چھپا ہے بس اسے تلاشنہ تھا....

کون جانے اسکی ایک غلطی کیا کرنے والی تھے

کون جانے کیا طوفان لانے والی تھے

لیکن کو جانے وہ کیا کر جائے گئ

New Era Magazine

ہائے بس کون جانے....

:::::::::::::''''''''''''''''''''''':::::::::::::

وہ جو لال قمیض اور سر پر سلیقے سے چادر اوڑھے ساتھ سفید رنگ شلوار جس پر باریک سے گلاب کے پھول کے نقش بنے ہوئے تھے.... پیروں میں سادہ سے جوتی پہنی ہوئی تھی.... ایک بازو میں کتابوں والا کچھ چوڑا اور لمبا تھیلا لٹکا یا ہوا تھا اُس کے اوپر رنگ برنگے رنگوں سے مور نمایا تھا جو اس طرح بنا ہوا تھا ایک نظر دیکھنے سے لگتا کے وہ خوشی کے موم ہے جو نا امیدی کی شب کو روشن کر رہا تھا....دوسرے ہاتھ سے ماتھے پر آئے پسینے کو پونجتی اور سنہری آنکھوں میں چمکیلے دیپ جلائے تیزی سے کچی سڑک پر پیر اُٹھتی کچے پکے سرخ اینٹوں اور سرمئی پلستر والے گھروں اور سر سبز کیلوں کے کھیت سے گزرتے دو گھنے درختوں کے سائے میں سانس ہموار کیا....اور قدم ایک پکے گھر کے باہر روکے اور زنگی رنگ کے دروازے پر دستک دی....

اندر سے سے تفتیش شدہ آواز آئی "کون کون"

وہ سنہری بالوں پر چادر درست کرتی دروازے کی طرف سنہری آنکھیں ٹکائے بولی "امی میں"

اس کے کہتے ہی دروازہ کھول دیا گیا....

دروازہ کھولتے ہی وہ اندر کی جانب بڑھی جہاں دروازہ کے دونوں اطراف میں پودوں کی

New Era Magazine

کیاریاں تھیں جن کی کونوں پر ترچی لال انڈیں نصب تھیں جن میں سفید کلر کے چھوٹے پھولوں کی قطار تھی اسی انداز میں دیگر پھول جن میں گلاب جو کے اس طرح کھیلے تھے جیسے سارا نور ان پر برس گیا ہو, لیلی کے پھول انتہائی جاذب نظر لگ رہے تھے...ایک درخت تھا جو انتہا کا سبز تھا.....ان دو درختوں کے سائے میں وہ نفیس سی خاتون چہرے کے گرد گلابی رنگ کا کامدار ڈوپٹہ جمائے بڑی اور اسودی آنکھیں اس پر مرکوز کیے جن میں مان, محبت, خلوص کا دریا بہہ رہا تھا...اور رخسار پر گلابی رنگ برسا ہوا تھا جیسے بارش کے سیپ سے نکلا چمکتا موتی

....

وہ ان کے آگے آگے چلتی کچے فرش پر پاؤں اٹھاتی ہال میں داخل ہوئی جہاں سادہ سی چارپائی پڑی تھی جس پر کڑھائی کی ہوئی چادر بچھی ہوئی تھی اس پر وہ تھکے انداز میں لیٹی اور نظر چھت سے لٹکے پنکھے کی طرف جمائے سوچوں کے جالوں میں الجھی تو الجھتے چلے گئی....

جب تک وہ نفیس سی خاتون پانی کا گلاس لیے اس کی پاس آئیں اور اسے پکڑایا.....

وہ ایک ہی سانس میں سارا پی گئی اور جب تک درینہ بیگم (اس کی امی) وہاں موجود دو لکڑی کی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیں اور سوالیا انداز میں پوچھا "امتحان کیسا رہا" وہ لبوں کی حرکت کے ساتھ اسودی آنکھیں اس پر جمائے ہوئی تھیں.....

وہ سنہری آنکھیں سامنے سفید دیوار پر احمر رنگ کے بنے کتابوں کے شلیف پر پڑی کتابوں کی ترتیب پر جمائے اس طرح بولی "امی اچھا ہو گیا" جیسے سوال اسکی ماں نے نہیں ان کتابوں نے

New Era Magazine

کیا تھا

چہرے پر ایک افسردہ مسکراہٹ پھیل گئی....

ناجانے کیوں وہ شرمندہ تھی اپنے آپ سے....

ناجانے کیوں وہ شرمندہ تھی کتابوں سے....

ناجانے کیوں وہ شرمندہ تھی اپنے والدین سے....

ناجانے کیوں ناجانے کیوں....

سوچوں سے تب چونکی جب درینہ بیگم بولیں "کوئی بات نہیں تم نے اپنا بہترین دیا اب مایوس نہ ہو اُس ذات پر کامل یقین رکھو جنھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لوگوں کی باتوں سے بچایا.... جنھوں نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے لیے راہ بنائی لوگوں کی تنقید سے بچایا.... میری پیاری بیٹی وہ رب تمھیں کیسے مایوس کر سکتا ہے پیپر شروع کرنے سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر شروع کیا تھا

نہ"

وہ بھی ہونیز اسی زاویے میں دیکھ رہی تھی اپنی والدہ کے سوال پر اثبات میں گردن ہلائی....

درینہ بیگم نے نرمی سے کہا بیٹی معلوم ہے نہ

"بِسۡمِ اللّٰہِ کے بعد آتا ہے

الرَّحۡمٰن یعنی "نہایت مہربان"

پھر آتا ہے الرَّحِیۡم "رحم کرنے والا"

جب میری بیٹی آپ نے پڑھ "شروع کرتی ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے" روکیں اور لبوں پر محبت سموئے بولیں

"اس میں آپ نے خود اس بات کا اقرار کیا وہ رب مہربان اور رحم کرنے والا ہے تو کیا وہ آپ کو ایسے ہی چھوڑ دے گا ہو ہی نہیں سکتا وقفہ دیا اور وہیں سے کہا جب آپ چھوٹی سی تھیں ہم بازار گئے تھے تو آتے وقت وہاں کیسی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور اس شخص کا بہت خون بہہ گیا تھا آپ نے پورے واپسی کے پورے راستے اس کے شخص کے بارے میں سوچتی رہی تھی حالانکہ آپ کو اس کو جانتی تک نہیں پھر بھی.... اسی طرح اللہ تعالیٰ کیا آپ کو ایسے ہی چھوڑ دیں نہیں نہ وہ تو آپ سے بہت محبت کرتے ہیں وہ تو آپ کو جانتے بھی ہیں وہ کیسے آپ کو چھوڑ دیں گے بس آپ کو صرف عربی میں اللہ تعالیٰ کے کلام کو پڑھنا نہیں ہوتا یقین اور ایمان دونوں بھی رکھنے ہوتے ہیں...."

وہ سبز کتاب پر سنہری آنکھیں ٹکائے غور سے دیکھ رہی تھی اس کی ذہین میں صرف اس کی ماں کے لفظ گونج رہے تھے اور سوچ ان کے ہر لفظ پر آمین کہہ رہی تھی....

"وہ رحمٰن ہے وہ آپ کا اور میرا رب ہے وہ آپ کو مجھ سے کئی گناہ زیادہ محبت کرتا ہے جس کا بیٹا آپ اندازہ نہیں کر سکتی زرا سوچو!!! وہ کیسے مایوس کرے گا وہ تو بیٹی نہایت مہربان رحم

New Era Magazine

فرمانے والا ہے اور ہمارے رب کی یہ دونوں صفات چلتے دریا کی مانند ہیں دوام ہیں بس پیاری بیٹی

یقینِ کامل کی حبل کو نہیں

چھوڑنا...."

وہ جو کچھ دیر پہلے نا جانے کن سوچوں میں محو تھی ایک لمحے نے اسے شکرے الٰہی کرنے پر مجبور

کر دیا تھا اس نے دعا کے انداز میں ہاتھ ہلا کر شکر کہا اور دوبارہ چار پائی پر لیٹ گئی اور سکونِ قلب

سے آنکھیں موند لیں.....

جب تک باہر سے ایک ننھا لڑکا دوڑتا ہوا آیا جس کے چہرے پر پسینے کے قطرے بہہ رہے تھے

بھولی سانسوں کے درمیاں بولا "باجی باجی!!!"

وہ جو آنکھوں موندے لیٹی ہوئی آنکھیں کھولے تھکن سے بولی "کیا ہوا"

باجی وہ نہ وہ وہہہ ہ نہ

اس نے تھوڑے بیزارت سے کہا "عابی کیا ہے بول بھی دو..."

"باجی وہ نہ فاطمہ باجی کے سلائی سینٹر کو آگ لگ گئی ہے"

وہ جو ایک پاؤں میں جوتی پہنے اور بے فکر لیٹی ہوئی تھی ایک دم اٹھ کھڑی ہوئی پریشانی سے

چادر اوڑھے ایک نظر ارد گرد دوڑائی لیکن درینہ بیگم کو نہ پا کر وہ فکر مندی کے ساتھ تیزی

سے بولی "امی کچن میں ہیں تم انہیں لے کر آؤ میں جاتی ہوں اور برق رفتاری سے باہر کا دروازہ

عبور کرتی ہر چیز سے بیگانہ سینٹر تک آئی جہاں ہر طرف دھواں اور آگ کے شعلے ہر چیز کو اپنی لیٹ میں لیے ہوئے تھے وہیں نارنجی شعلوں نے ہر طرف قیامت برپا کر رکھی تھی....

اس نے ہوش میں آتے آنکھوں میں جمائے ہوئے پانی کو صاف کرتے ہوئے اطراف میں دیکھا بامشکل اسے دور کھڑی فاطمہ نظر آئی جو چوکیدار سے کوئی بات کر رہی تھی....

وہ ہر چیز کو بھلائے فاطمہ کی طرف آئی پاس جا کر بے چینی اور فکر مندی سے پوچھا"بھابھی آپ ٹھیک ہیں"اور زور سے گلے لگالیا

فاطمہ جو اس کو اضطرابی کیفیت میں مبتلا تھی اس کو اپنے لیے فکر مند دیکھ کر اداس مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی....

فاطمہ نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا"ابھی ہمیں صبر سے کام لینا ہے"

جب تک ایک لڑکا دوڑتا ہوا آیا اور پریشانی سے بولا باجی باجی فاطمہ وہ اندر آمنہ رہ گئی ہے اور آگ بڑھتی جا رہی ہے....

وہ جو اس سے الگ ہو کر پریشانی سے کچھ سوچ رہی تھی اس کے اس طرح پکرنے اور خبر دینے پر اسے اپنے پیروں تلے سے زمین نکلتی محسوس ہوئی جلدی سے کچھ سوچ کر سینٹر کے بیرونی دروازے کی طرف آئی جو آگ کی بدولت آدھا جلس کر ٹوٹ گیا تھا اور کچھ حصہ لٹک رہا تھا وہ ہر چیز بھولے صرف ایک بات سوچتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی اور خود سے مخاطب تھی"

New Era Magazine

فاطمہ یہ تمھارا فرض ہے اور تمہیں ہر حال میں اس معصوم کو بچانا ہے فاطمہ یہ تمھارا فرض ہے..."

ایمان.....ایمان.....

وہ جو فاطمہ کو جاتا دیکھ سوچ رہی تھی اس کی کس طرح مدد کی جائے اپنے نام کی پکر پر مڑ کر دیکھا تو درینہ بیگم اسکی طرف آ رہی افسردہ آواز میں آوازے دیتی آ رہی تھیں....

وہ جلدی سے ان کی طرف بڑھی اور بولی "امی بھابھی اندر گئیں ہیں آمنہ اندر رہ گئی تھی" اور اس کی آواز اتنی لڑکھڑائی تھی کہ ایک آنسو ٹوٹ کر اس کے رخسار پر بہہ گیا....

درینہ بیگم نے اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے کہا "بیٹی آپ کے ابا اور بھائی کو پیغام بھیج دیا ہے وہ آتے ہی ہوں گئے"....اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہنے لگیں بیٹی وہ اللہ ہے نہ حوصلہ کرو....

وہ جو نم آنکھوں سے ان کی طرف دیکھ رہی جلدی سے بولی "جی امی"

وہ بولیں "بیٹی تمہیں اہمت کرنی ہے یہ جو سامنے کھیت میں پانی کی نالی ہے وہاں سے پانی بھر و اور سارا منصوبہ اس کو سمجھایا" اور خود سینٹر کے جلسے دروازے کے پاس آئیں اور بولیں.....

وہ جو اندر آئی تھی اس کی نظر پانی والی ٹینکی پر پڑی اور اس کا وال تو آخر کر کچھ وقت کے بعد اس

کو مل ہی گیا اس نے پوری قوت لگا کر گھمایا اور وہ کھولتا چلا گیا اور ہر طرف پانی ہی پانی بھر گیا آگ بجھنے لگی آہستہ آہستہ.... آخر کار.......

اور اس نے آگے بڑھ کر ایک سانس ہوا کے سپرد کی اور ہال کی جانب دیکھا... جہاں معمول کے مطابق کئی سلائی مشینیں پڑی ہوتی تھیں وہاں ہر چیز آگ کی لپیٹ میں تھی ہر طرف نارنجی شعلے نظر آرہے تھے یا راکھ کا ڈھیر بنی چیزیں اس کے اندر کچھ بہت زور سے ٹوٹا تھا کوئی خواب کوئی یادیں آنکھوں کے سامنے لہرائیں تھیں لیکن برداشت کا دامن تھامے ہوئے تھی پھر اسی ننھی امنگ پر اس نے قدم آمنہ کی تلاش میں بڑھائے پریشانی اور دکھ بھری آواز میں پکارتی ہوئی جارہی تھی "آمنہ بیٹا کہاں ہو.....,آمنہ آپ کہاں ہو...."ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی .....ابھی پکار ہی رہی تھی ایک دم اسے چیخ سنائی دی.....

اس نے دھل کر آواز کی جانب دیکھا اور بھاگتے ہوئے ہال نما جگہ میں آئی جہاں وہ دیوار کے ساتھ لگی جھکی تھی اس نے اس کے پاس پہنچ کر کندھا ہلایا تو اس نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے اسے دیکھا تو اسے نے ہمت جما کر کے اسے چلنے کا کہا اور سہارا دیے باہر نکل آئی وہ محتاط چلتی باہر ہال سے نکلے باہر آئے جب تک فیض سنجیدہ انداز میں اس تک آیا اور فکر مندی سے پوچھا "ٹھیک ہو "اس نے مسکرا کر حوصلہ دیا اور آمنہ کو تھامے چلنے لگی وہ بھی ان کے پیچھے چلتا جلسہ گیٹ پار کرتا باہر نکل آیا....

ان کو باہر نکلتا دیکھ کر ایمان نے آمنہ کو سہارا دیا....

فاطمہ نے اسے کہا "تم سے ڈسپنسری لے جاؤ جب تک ایک خاتون ان کے پاس آئیں اور آمنہ کو چومتے ہوئے فاطمہ کو دعائیں دینے لگے فاطمہ نے مسکرا کر کہا "آپ اسے ایمان کے ساتھ ڈسپنسری لے جائیں" وہ اس کی باتوں پر عمل کرتی اسے لے گئیں اس دوران فیض کاشتکاروں, کسانوں اور گاؤں والوں کے ساتھ مل کر آگ بجھا رہا تھا....درینہ بیگم سینٹر کی طالبات کو لیے گھر آگیں تاکہ ان کے خوف کو زائل کر سکیں علی صاحب فیض کے برعکس کسی سے فون پر بات کرتے ماجرا بتا رہے تھے اور اسے بولا رہے تھے....

ایک گھنٹے میں آگ بجھ گئی تھی اب وہاں سے دھواں نکل رہا آگ کے بعد والا ٹھنڈا دھوا....

چند ایک آدمیوں کے علاوہ سب جا چکے تھے....

::::::::::::::::::"""""""""""""""""""""::::::::::::::::::

آسمان پر نارنجی رنگ چار سو اور بکھرا ہوا تھا سورج اب پرندوں کی سنگ اپنے گھر کو لوٹ رہا تھا....

شیشے کی کھڑکی کے اس پار وہ وائٹ بوٹ کی جانب ساٹھ کے زاویے سے کھڑی صبح والے کپڑوں میں سر پر اسٹول جمائے سنجیدہ تاثرات میں لکھتی رکی اور پوری گھوم کر سیدھی ہوئی اور بوڈ مارکر کو قریب پڑے ڈائیز پر رکھا اور ایک نظر سامنے بیٹھے طالبات پر ڈالی جہاں ایک طرف

بچے بیٹھے بوڈ پر لکھی سطور کو کاپی میں لکھنے میں محو تھے وہیں بیٹھے بچوں میں کچھ اکتائی نظر بوڈ پر ڈال کر باتوں میں مصروف تھے ایک دو باز و سیٹ پر رکھے ان پر سر گرئے آنکھیں مونڈے ہوئے تھے واپس اس کی طرف آؤ تو اب وہ ان سب کو کاپی بند کر کے اپنی طرف متوجہ ہونے کا بول رہی تھی اور پوچھ رہی تھی کوئی سوال؟؟

امید ہے کہ آپ سب کو سمجھ آگیا ہوگا سانس لینے کے لیے روکی اور سنجیدہ انداز میں بولی "پھر بھی آپ گھر جا کر ایک مرتبہ اس موضوع کو ضرور دیکھیے گا اگر کوئی سوال ہو تو ضرور پوچھیے گا"....

ابھی زرہ بول ہی رہی تھی باہر سے بیل بجنے کا شور آیا.....ٹن.....ٹن......ٹن.......

اس نے گھنٹی کی آواز سنی تو ڈائیز سے سامان اٹھایا اور ان سب کو خدا حافظ بول کر باہر کو بڑھی ابھی دو قدم ہی دور تھی تو کسی نے اس کو آواز دی....

اس نے پکر کی آواز سنی تو مڑی اور دیکھا کہ گندمی رنگت بالوں کی اونچی پونی کیے سیاہ آنکھوں میں کاجل لگائے نیلی جنس پر بادامی رنگ کی کرتی پہنے گلے کے گرد گول اسٹولر لپیٹے سینے پر ہاتھ باندھے جن میں کاپی پکڑے الجھی نظروں سے اسے دیکھتے بولی ٹیچر "پیچ کے بتیس دماغ کیوں ہوتے ہیں"

زرہ مسکرائی اور جواب دینے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ کیمسٹری کے سر کو آتا دیکھ کر

New Era Magazine

سامنے کھڑی پندرہ سالہ لڑکی کو کہا بیٹا باہر آجاؤ"

زرہ کلاس سے باہر نکل آئی ابیرہ بھی اس کی ہمراہ باہر آگئی....

زرہ نے کلاس میں جاتے کیمسٹری کے سر کو سلام کیا تو کلاس کا دروازہ عبور کرتے انہوں نے سلام کا جواب دیا اور اندر چلے گئے....

اب وہ دونوں کلاس سے چند قدم فاصلے پر کھڑی تھیں اور زرہ سوچتے ہوئے بولی "بیٹا لیچ کے بتیس سر ہوتے بھی ہیں اور نہیں بھی "کچھ منٹ کا وقفہ دیا....

کچھ دور کلاس ہونے کی باعث سر سراج کی لیکچر دیتی بلند آواز سنائی دے رہی تھی "ھائیڈرو کلوریک ایسڈ ریکیٹ کرتا ہے سوڈیم کلورائیڈ کے ساتھ تو کیا فام ہوتا ہے"....

اور بھی نا جانے کیا بول رہے تھے غالباً کسی بچے کو بوڈ پر آکر ریکشن کرنے کا کہہ رہے تھے لیکن ابیر نے زرہ کی آواز پر کان اس طرف لگا دیے....

وہ سادہ لفظوں کا چناؤ کرتے سمجھنے لگی "لیچ فالیم اینیلیڈا سے تعلق رکھتا ہے مطلب جن کی سیگمنٹڈ باڈی ہوتی ہے یعنی حصوں میں تقسیم ہوتی ہے اسلیے انٹرنیلی لیچ کے باڈی بتیس حصوں میں تقسیم ہوتی ہے اور اس طرح لیچ کا دماغ بھی بتیس حصوں میں تقسیم ہوتا ہے لیکن ہوتا وہ دماغ ایک ہی ہے اور زرہ نے اگلا جملا بولنے سے پہلے ایک نظر اسے دیکھا اور اگلا فقرہ ادا کیا لیچ کے دماغ کے بتیس حصے اپنے اپنے سگیمنٹ (حصے) کو کنڑول کر رہے ہوتے ہیں اس نے کچھ

New Era Magazine

سوچ کر نیورونل گینگلیا(neuronal ganglia)کا لفظ استعمال نہیں کیا اور ابیرہ کو سادہ لفظوں میں سمجھایا....

اس نے جواب دے کر چہرے پر مسکراہٹ لیے ابیرہ کو دیکھا جس سے اس کی ہیزل آنکھیں چمکی تھیں اور سوالیا تاثرات میں پوچھا"جواب مل گیا"....

تبھی پاس سے دو لڑکے آپس میں باتیں کرتے گزر رہے....

اور کلاس سے ہو نیز سر سراج کی آواز آرہی تھی....

ابیرہ نے مسکرا کر کہا"جی میم سمجھ آگیا"اور شکریہ کرتی واپس کلاس میں چلے گئی....

وہ بھی بغیر ابیرہ کو دیکھے ہال سے نکل کر دروازے کی جناب بڑھی اور سیڑھیاں اترتی شیشے کے دیوار کے پاس سے گزرتی بیرونی دروازہ سے باہر روڈ پر نکل آئی سائیڈ پر کھڑی ہو کر فون ملانے لگی بیل جا رہی تھی کان کو فون لگئے پارکیں ایریا میں کھڑی گاڑیوں پر ایک نگاہ دوڑتے ہوئے اس کی نگاہ اپنی منزل کی سواری پار کی اور پہچان کر کان کو لگے فون کو چہرے کے سامنے کیا اور کال کاٹ کر فون بیگ میں رکھا اور اُس طرف قدم بڑھا دیے دوسری طرف دو اجنبی آنکھوں اس کو ٹکی باندھے دیکھتی رہیں تھیں....

واپس پارکنگ ایریا میں آؤزرہ نیلی گاڑی کا دروازہ کھولتے پیسنجر سیٹ پر بیٹھ رہی تھی اس نے

New Era Magazine

بیٹھ کر گاڑی کا دروازہ بند کیا اور ڈریوانگ سیٹ کی طرف گھومی اور سلام کیا....

گاڑی کو ریورس کرتے وفا نے سر ہلا کر اس کے سلام کا جواب دیا اور گاڑی کو مین روڈ پر ڈال دیا اور روڈ پر نظریں جمائے پوچھا" زرہ تم نے جانا ہے نہ اپنی ای ٹی یم مشین کے پاس" مسکراہٹ دبا کر پوچھا....

زرہ نے اس کو گھورتے ہوئے دیکھا جو صبح کے برعکس نیلی جنس پر سفید شیٹ زیب تن کیے ہوئے سر پر زرہ ہی کی طرح اسٹولر اوڑھے ہوئے تھی....

اور شرم دلواتے ہوئے بولی" یار بندہ تھوڑی شرم ہی کر لیتا ہے انکل سکندر بابا کے دوست ہیں اب ایسے تو نہ بولو"

وفا اس کی بات سے اکتا کر روڈ پر نظریں گاڑھے چڑانے والے انداز میں بولی" جیسے میں تو تمہیں جانتی ہی نہ ہوں کہ تمہارا انکل ای ٹی ایم کے ساتھ رویہ" اس پر ہنس دی....

وفا نے حیدر آباد میں موجود چند ایک چلتے سگنلس میں سے ایک کے لال ہوتے ہی گاڑی روکی اور سوالیا ابرو اچاک کر پوچھا" سامان تو سارا لے کر آئی ہو نہ"

زرہ نے اپنی گود میں پڑے بیگ کو کھول کر معائنہ کیا اور اثبات میں سر ہلا کر اسے سامان پورے ہونے کا یقین دلایا"

وفا کچھ کہنے لگی تھے زرہ کی سائڈ کی کھڑکی بجی اس نے اور وفا نے چونک کر اس طرف دیکھا گاڑی کے شیشے کے اس پار زرہ کی سائیڈ پر میلے کچلے ہلیے میں ننھا سہ بچہ کھڑکی بجاتا ان کو رومال خریدنے کا کہہ رہا تھا"

زرہ نے بٹن پریس کیا کھڑکی کھلی اور لڑکے کی آواز صاف سنائی دی"باجی دو رومال لے لو پچاس کے باجی دو رومال لے لو پچاس کے"....بچہ اسی طرح التجا کر رہا تھا....وفا کی سائیڈ پر لگی ٹریفک لائٹ پر کچھ سیکنڈ باقی رہ گئے تھے سگنل کھولنے میں زرہ نے بیگ سے سو کا چمکتا نوٹ نکال کر اس کو دیا اور بچے نے جلدی سے دو رومال ایک سیاہ اور پرنٹڈ پھولوں والے اس کی طرف بڑھائے....

اس نے لے کر ڈیش بوڈ پر رکھا دیے وہ بچہ بھی آسمان پر چھائی سرمئی سیاہی کے نیچے ان سے دور ہو گیا تھا زرہ نے ایک نظر بیک ویو مرر سے اسے دور جاتے دیکھا اور بٹن دبا کر شیشہ اوپر کر دیا....

وفا نے بھی سنگنل ہرا ہوتے ہی گاڑی آگے بڑھا دی....

ابھی ان دونوں نے کچھ راستہ ہی پار کیا تھا کہ زرہ کی نظر سیاہ رومال پر چمکتے لفظوں پڑی....

"Things aren't always what they seem""

وہ ان الفاظ کو پڑھ کر ذہین سے جھٹک دیتی لیکن اس فقرے کے نیچے لکھے اس کے نام

New Era Magazine

"ZZariah" میں پہلے کی طرح دو بار لکھے ZZ نے اس کی سوچ کی سمت بدل دی....

اس کے ذہین کی اسکرین پر صرف ان الفاظ نے اپنی گونج بلند کی....

اس کی سوچین کی الجھنوں نے اسے سفر کا تعین بھلا دیا اور معلوم تو اسے تب ہوا جب وفا نے گاڑی شیشے کی بلڈ نگ کے سامنے روکی....

اس نے گاڑی کے رکتے ہی اپنی سوچوں کو جھٹکا اور بیگ اٹھاتی گاڑی کا دروازہ کھولتی باہر نکل آئی....

اس کے نکلتے وفا نے اسے مسکرا کر دیکھا....

جواباً اس نے بھی مسکراہٹ وفا کی طرف اچھالی اور دروازہ بند کیا اور شیشے کی عمارت کی طرف بڑھی اور اندر داخل ہوئی....

اندر آکر لفٹ کی اور آئی تیسرے فلور کا بٹن دبادیا....

اس سے کچھ سیکنڈ بعد لفٹ رکی اور وہ نکل کر ایک کمرے کے باہر آرکی اور اجازت ملتے ہی اندر آگی اور اب وہ بھوری کرسی پر بیٹھی سامنے پڑے تکون کی شکل والے پیپر ویٹ کو گھومتے ہیزل آنکھوں کو چالیس سالہ آدمی پر جمائے اس نے ایک ایک لفظ کو واضح انداز میں ادا کیا "انکل میرے پاس آپ کے لیے دو خبریں ہیں اچھی اور بری پہلے آپ کون سی سنے گیں دونوں میں سے"

New Era Magazine

اپنی بات بول کراب وہ ان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتی جواب کا انتظار کر رہی تھی....

سکندر صاحب فارمل ٹریسنگ کیے ہوئے تھے اس کے سوال پر مسکرائے اور کہا "پہلی اچھی پھر بری"....

اس نے سمجھ کر سر اثبات میں ہلایا اور بولی "تو انکل اچھی خبر یہ کہ میری پاس ایک ایسی نیوز ہے جو آپ کے چینل کو کہاں سے کہاں پہنچا دے گئی دوسری اور بری خبر یہ ہے کہ "روکی کچھ دیر خاموشی سے سر کے اور جواب دیا" خبر محنت سے حاصل ہوتی ہے محنت جدوجہد سے جدوجہد کرنے کے لیے طاقت چاہیے ہوتی ہے طاقت کے لیے کھانا اور کھانے کے لیے پیسے "جملا ادھر چھوڑ کر سنکدر صاحب پر نظر ڈالی جو ہونیز مسکرا کر اس کی بات سن رہے تھے دوبارہ وہی سے جملا جوڑا "بس آنکل دو چیک لکھ دیں پچاس پچاس ہزار کے ایک اس یو ایس بی کے لیے دوسرا اچھی خبر کے لیے"....آخر فقرے کہتے ہوئے اس کے چہرے سے شرارت ٹپک رہی تھی....

انہوں نے دراز کھولا اور اس میں نیلے رنگ کا چیک نکالا اور دو چیک فل کر کے انہیں چیک بک سے الگ کیا اور چیک بک کو دوبارہ دراز میں رکھا اور چیک اس کی طرف بڑھا دیے....

اس نے یو ایس بی ان کی طرف بڑھائی اور ٹیبل پر پڑے دو چیک اٹھا کر بیگ میں رکھے....

اوکے انکل اب میں چلتی ہوں شکریہ آپکا....

New Era Magazine

سکندر صاحب نے خوش اخلاقی سے کہا "امید ہے کہ بیٹا آپ جلد ایک اور خبر لے کر آئیں گئ"....

وہ جو الوداع کلمات کہنے لگی تھی آنکھوں میں شرارت سموئے سنجیدہ آواز میں بولی "انکل ایک نہیں میں دو خبریں لے کر آتی ہوں...."

الوادع مسکراہٹ سے انکو دیکھا اور آفس سے باہر نکل آئی....

سکندر صاحب یو ایس بی کو لیپ ٹاپ میں لگائے آنکھیں اسکرین پر مرکوز کیے بیٹھے اسکرین پر چلتی ویڈیو کو دیکھ رہے تھے.... جیسے جیسے ویڈیو آگے بڑھ رہی تھی اور ان کا جوش اور انٹرسٹ بڑھتا جا رہا تھا....

وہ گاڑی کا دروازہ بند کر کے وفا کی طرف مڑی اور دائیں ہاتھ میں پکڑے دو چیک اس کی آنکھوں کے سامنے لہرائے یہ دیکھو اور دوسرے ہاتھ کو اس کے ہاتھ پر مارا اور مسکرائی....

وفا نے بھی مسکرا کر اسے دیکھا اور گاڑی کو اسٹارٹ کیا اور آگے بڑھ دی....

:::::::::::::::::::""""""""""""""""":::::::::::::::::::

فارمل ڈریسنگ کیے بالوں کو اسٹال سے بنائے سرمئی دروازے کے سامنے آرکا اور ذہین سے منفی سوچوں کو جھٹک کر سرمئی دروازہ بجایا اور ایک نظر کلائی پر باندھی گھڑی پر ڈالی جو پوری

New Era Magazine

دس جارہی تھی....

تب ہی اندر سے شناسائی آواز میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی....

وہ قدم باقدم چلتا سرمئی دروازے کو پار کرتا اندر آیا اور ایک نظر سامنے بیٹھے شخص پر ڈالی جو باوقار پُراعتماد سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا اور آنکھوں کے اشارے سے اسے بیٹھنے کا کہا....

وہ خاموشی سے چلتا ہوا سرمئی کرسی تک آیا اور شیشے کی چھت کے نیچے کرسی پر بیٹھ گیا....

کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے ان لمحات کو سرمئی کرسی اور میز نے حیرت سے دیکھا....

ضاد جو شیشے کی سیاہ میز کے اس پار ہاتھ میں گولڈن پین پکڑے سفید فائل پر نظرے جمائے ہوئے تھا اس نے پوچھا "کیا لو گئے چائے یا کوفی"....

اس کی ساری توجہ ضاد کے لہجے کی اور تھی جس کو سمجھنے سے وہ قاصر تھا....

ضاد نے دوبارہ اسی انداز میں جملا دہرایا....

اس بار اس نے جلدی سے کہا "کافی"....

اس کے بتانے پر ضاد نے دو کپ کافی لانے کا حکم دیا....

ضاد عام سے انداز میں دوبارہ اپنے کام میں لگ گیا....

خاموشی میں گزرتے لمحات میں اس کی دل کی دھڑکن کبھی کم ہوتی تو کبھی زیادہ ہوتی....

New Era Magazine

تب ہی ضاد کی باور سی آواز گونجی

"شاخِ آفتاب"

اس نے ناسمجھی سے اپنے بھائی کے چہرے کو دیکھا....

ضاد نے ان الفاظ کو ایک بار پھر دہرایا....

اس کے باوقار خوداعتماد لہجے نے ماحول کو اپنے ہی سحر کے جادو میں قید کیا ہوا تھا....

دوسری طرف وہ ان الفاظ کی تشریح کرنے کی کوشش کر رہا تھا....

ضاد نے اس کے آنکھوں میں الجھن کو سمجھ کر کہا "ہم دونوں بھائی ایک دوسرے کے ہم قدم ہوں گے تو خود کو بلندی پر لے جا سکیں گے اور ہماری روشنی بلکل شاخِ آفتاب کی طرح لوگوں کی آنکھوں کو خیز کر دے گئ" وہ اپنی عادت کے مطابق ایک جملا مکمل کر کے روکا اور نرم مسکراہٹ سموئے دوبارہ بولا "اگر ہمارے والد سورج کی طرح بادلوں کی اوٹ میں چھپ جائیں تو ہم سب بھی دب جائیں کیونکہ ہم سب شاخیں (شعاعیں) ایک دوسرے سے ہیں ہم سب ایک ہیں"....

اس کو لگا تھا کی ضاد ابھی اسکی غلطی پر ڈانٹے گا کہ دوبارہ وہ اُس کے سامنے سر نہیں اٹھا سکے گا لیکن اس نے اپنے آپ کو کوستے ہوئے سوچا "میں یہ کیونکہ بھول گیا وہ ضاد ہے جس کی آدھی جان مجھ میں ہے"....

وہ سرخ فائل کھول کر پڑھنے لگااور کچھ لمحوں کے لیے رکااور بولا "ہم شاخِ آفتاب "ہیں ہر خاندان شاخِ آفتاب ہوتا ہے کسی کو ختم کرنا ہو تو اس کی شاخوں کو کاٹ دو....

عادت کے مطابق روکااور ہاتھ میں پکڑے گولڈن پین سے کاغذ پر سائن کرنے لگا....

اس دوران وہ دوبارہ بولا "تمہیں اٹھنا بھی خود ہی پڑھے گا کوشش کرو کوشش سب سے اچھا حل ہے اور "

دروازہ بجا اس نے اور پر جملا ادھرا چھوڑ کر نوک کرتے شخص کو اندر آنے کی اجازت دی....

اجازت ملتے ہی سیکرٹری دو کپ کافی کے میز پر رکھ کر ایک نظر ان دونوں پر ڈالے کر باہر نکل گئی....

اس کے جانے کی چند منٹ بعد ضاد نے سیاہ کپ اٹھا کر لبوں سے لگایا اور سپ لیا اور دوبارہ کپ میز پر رکھا....

سمیر ویسے ہی خاموشی سے بیٹھا سوچوں کو ترتیب دینے کے جتن کرتا رہا....

ضاد نے اور کے بعد سے آگے کہا "مجھے معلوم ہے تم کر لوگے باقی میں ہونہ لیکن میرے الفاظ پر ضرور غور کرنا بازاوقات عمل سے زیادہ الفاظ راستہ دیکھا جاتے ہیں....

وہ اب پورے گفتگو میں مسکرایا اور کپ لبوں سے لگا....

New Era Magazine

ضاداب اس سے اِدھر اُدھر کی گفتگو کرنے لگا....

::::::::::::::::''::::::::::::::::

وہ سادہ سیاہ شلوار قمیض میں رنگ برنگے پھولوں والا ڈوپٹہ کندھے پر ڈالے بیڈ پر بسکا مارے بیٹھی تھی سامنے صوفے پر زبور پاؤں اوپر رکھے بالوں کو جوڑے میں قید کیے نیلے ٹاؤزر پر سرمئی شرٹ پہنے اور نیلا ڈوپٹہ کندھے پر پھیلائے ہوئے تھی....ان دونوں کے درمیاں لان میں کھولتی کھڑکی تھی اس کے سامنے پڑے کاؤچ پر زریاب بیٹھا زرہ سے پوچھ رہا تھا....

"انکل سنکدر نے کیا دیا اُس خبر کا"....

وہ بھی شام میں ہوئی ملاقات کو الف سے لے کر یہ تک بتانے لگی....

وہ دونوں اس کی باتیں سن کر ہنسنے لگے....

اسی طرح زریاب کے پیچھے کھولتی کھڑکی سے چاند انہیں پر جوش نگاہوں سے دیکھتا ہوا مسکرا دیا اور آسمان پر بکھرے ستارے بھی مسکراہٹ سے انہیں دیکھنے لگے....

زریاب سوچ کر بولا فرائز کون کون کھائے گا ابھی....

وہ دونوں ہم آواز بولیں ہم....

زریاب واہ کے انداز میں سر ہلاتا بولا "تو چلو کچن میں اور اٹھ کھڑا ہوا وہ دونوں بھی اٹھ کھڑی

New Era Magazine

ہوئیں اور تینوں باری باری زینوں کی طرف بڑھے زبور کے ہاتھ میں پہنی رنگ سیڑھیوں کے گرد لگی ریلنگ سے ٹکرائی تو خاموشی میں آواز گونجی جیسے تالاب میں کسی نے پتھر پھنکا ہوتا ہے....

ان دونوں نے گھور کر اسے دیکھا....

ان کے گھورنے پر وہ منہ کے زاویے بگھاڑتی ہاتھ کو ریلنگ اسے پیچھے کرتی اترنے لگی....

زریاب نے آخری زینہ اتر کر چپل اتار کر ہاتھ میں پکڑی اور قدم اٹھاتا کچن کی اور بڑھا زرہ اور زبور نے بھی اسی کی طرح چپلوں کو ہاتھ میں لیے کچن کی اور بڑھیں....

زریاب کچن میں داخل ہوا چپل کو دروازے کے پاس رکھا اور لائٹ جلا کر سنک سے ہاتھ دھوئے اور دراز کھولا اور سرخ ٹوکری نکالی اور آلوں کے ریک کی طرف بڑھا گیا....زرہ اندر داخل ہوتے زریاب کی چپل کے برابر میں اپنی چپل رکھی اور سیدھی سنک سے ہاتھ دھوتی کاونٹر کے دراز کھولتی برتن تلاشنے لگی....

ان سب میں وہ چپ چاپ ان کی طرح جوتا رکھتی چلتی ہوئی بار اسٹول پر آ بیٹھی اور ان دونوں کی کروائی دیکھنے لگی....

زریاب نے سرخ ٹوکری میں اوپر تک آلو بھرے اب سنک کے نل تلے ٹوکری رکھی اور آلوں کو دھو کر سلپ پر پڑی پلیٹ میں رکھ رہا تھا....

زرہ نے چپس کٹر کو درست کیا اور اب چھری سے آلو چھلنے لگی....

زریاب آلو دھو کر جھکا اور کاؤنٹر کے نچلے دراز میں سے کارن فلور کا ڈبہ نکال کر سلیب پر رکھا

....

زرہ نے آلو تراش کر اسے آواز دی جو فرج سے کیوب نکال کر اب پلاسٹک کے سفید برتن میں نکال رہا تھا....اس کی آواز سن کر خالی کیوب کو سلیب پر رکھا چپس کٹر سے آلو کو باریک سے لمبے لمبے کچے چپس کی شکل دینے میں مصروف ہو گیا....

زرہ کڑھائی کو چولہے پر رکھ کر اس میں تیل ڈالے ہلکی آنچ پر چھوڑ کر دوبارہ زریاب تک آئی اور کچے چپس کو اٹھا کر برف والے پانی میں ڈالنے لگی....

زبور ہنستے ہوئے ان کی کاروائی دیکھ رہی تھی تبھی زرہ نے اسے کہا"زبور آلوں پر کارن فلور لگانا"

اس نے بغیر کسی لحاظ کے جواب دیا"نہیں میں کچھ نہیں کر رہی آخر میں تم دونوں نے مجھ معصوم سے برتن دھلوانے ہیں....نہ میں تو کوئی کام نہیں کرتی ابھی"اس نے انہیں سفید جھنڈی دکھائی پھر چالاکی سے سوچا اور اس نے ہمدردی سموئے کہا"چلو میں مدد کر دیتی ہوں کیا یاد کرو گے کس سخی سے پالا پڑا تھا"....

زرہ کے کچھ کہنے سے پہلے زریاب جو کچی چپس کو کارن فلور میں مکس کر رہا تھا اس نے انکار کیا

New Era Magazine

"ہمیں معاف کرو نہیں چاہیئے تمہاری مدد بلکہ الٹا تم ہمیں یہ جتاجتا کر مردو گئی کہ تم نے سارا کام کیانہ ہم ایسے ہی ٹھیک ہی چڑیل"....

اس نے کندھے اچاکے "میری بلا سے"....

زرہ کارن فلور لگے کچے پیلے آلوں کو کڑھائی میں پکتے گرم تیل میں ڈالا....

اس نے ان دونوں کو کام کرتادیکھ کر ہاتھ میں پکڑے موبائل میں زریاب کی تصویر لی اور ان کے مشترکہ گروپ میں ڈالی اور نیچے لکھا ہم نے نیا نوکر رکھا ہے اگر گھر کے کام کے لیے چاہی ہو تو فوراً ہم سے رابطہ کریں.... آخر میں ہنسے والا ایموجے بھیجا....

زریاب سب آلوں کو تراش کر اب کارن فلور میں ڈال کر رکھ چکا تھا....اور سینک سے ہاتھ دھو رہا تھا....

زرہ پلیٹ میں ٹیشو پیپر رکھے چھانی سے فرائی چپس نکال کر پاس پڑی پلیٹ میں ڈالنے لگی....

زبور کے ہاتھ میں پکڑے موبائل پر میسج ٹون بجی تو ان دونوں نے اسے گھور کر دیکھا ان کے گھورنے پر اس نے فون کو سائیلنٹ پر کیا وہ دونوں بھی اپنے اپنے کاموں کی طرف متوجہ ہو گئے....

اس نے ایک نظر ان کو دیکھا اور دوبارہ اسکرین کو اسکور کیا اور واٹس ایپ پر گروپ میں آیا

ریان کا میسج پڑھا اور بامشکل اپنا کہکا روکا....

اُس نے لکھا تھا" نہیں ہم صفائی پسند لوگ ہیں اتنے پھوڑنو کر نہیں رکھتے "اُس نے تصویر میں نمایا ہوتے زریاب کے سائیڈ پر سیلپ پر گری چیزوں کا حوالہ دیا تھا....

زریاب نے کیچپ اور مائیونیز لا کر سلیپ پر رکھی زبور کے ساتھ پڑے بار اسٹول پر بیٹھ گیا اور پینٹ کی جیب سے موبائل نکالا اسے کھولے نوٹیفیکیشن چیک کر رہا تھا اس سے دو قدم کے فاصلے پر بیٹھی زبور نے اپنی زبان دانتوں میں دی اور دل میں اپنے آپ سے مخاطب ہوئی "اب مجھے صرف اللہ تعالیٰ آپ ہی بچا سکتے ہیں"....

زرہ اب بڑبڑ بند کرتی چپس سے بھری پلیٹ لیے ان کی طرف آئی....

زریاب نے میسج پڑھ کر زبور کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا "تم"....صرف تم کہا اس نے اور تمہیں تو میں دیکھ لوگا والی نظروں سے دیکھتے ہوئے زرہ سے پوچھا برتن کون دھوے گا....

زرہ تیسرے بار اسٹول پر بیٹھی پلیٹ میں کیچپ نکالتے بولی "زبور"....

زریاب نے شرارت سے بھرپور مسکراہٹ سے زبور کو چڑایا....

"اب آئے گا مزاہ" اور سامنے پڑی چپس کی پلیٹ کی طرف متوجہ ہو گیا....وہ تینوں چپس کو اس طرح کھا رہے تھے اس کے بعد شاید انہیں کبھی ملے ہی نہ دیکھتے ہی دیکھتے صرف دو اسٹک رہ گئی تھیں اس نے زبور کو کہا "زبور یار آج میں کالج سے آتا اسکریم لے کر آیا تھا جاؤ نکال لاؤ"

New Era Magazine

....

اسکریم کے نام پر وہ چپس کو بھولے چھکتے ہوئے فرج تک گئی....

زریاب نے پلیٹ میں پڑے چپس جلدی اچاک لیے....

زرہ اس ساری کاروائی میں چپ بیٹھی زریاب کو گھور رہی تھی....

تبھی زبور نے کھاجانے والی نظروں سے زریاب کو دیکھا اور بولی کہاں ہی اسکریم....

زریاب نے اس کی طرف شرارتی مسکراہٹ اچھالی....

لڑتے جھگڑتے انھوں نے کچن سے کو صاف کیا اب زبور آخری پلیٹ دھو رہی تھی جو پچھلے پانچ منٹ سے آخری ہی دھوئے جا رہی تھی وہ جب ایک پلیٹ دھو لیتی زریاب دوسری پر کچھ لگا دیتا اس نے اس طرح چار پانچ بار کیا تھا اس بار تو زبور کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور اس نے نل بند کر کے غصے سے زریاب کو دیکھا اور چپ چاپ کچن سے نکل گئی....

زرہ جو کب سے چپ بیٹھی اس کی کروائی دیکھ رہی تھی....

اس کے پاس آئی اور اس کا کان کھینچ کر بولی "کیوں تنگ کر رہے تھے میری بہن کو "اس نے منت کرتے کہا "آپی چھوڑ دیں نہ پلیز"....

زریاب اسے آپی صرف تب کہتا تھا جب یا کوئی کام کروانہ ہوتا یہ کوئی بات منوانی ہوتی....

اور اس نے زریاب کا کان چھوڑ دیا اور نل بند کیا اور زریاب نے معصومیت سے کہا "چلیں اب

New Era Magazine

اس کو بھی منانا ہے چاہے وہ میری چڑیل بہن ہے لیکن منانا تو ہے اسے"

اور فرج کھولا چاکلیٹ تلاشنے لگا جو وہاں تھی ہی نہیں اسے نے زرہ کو افسردہ آواز میں کہا

"یہاں تو میری چوکلیٹ ہی نہیں ہے"....

وہ ہنس دی اس کی ہنسی نے اسے اس بات کی

یقین دہانی کی وہ زرہ نے لی تھی اور زرہ جلدی سے باہر کو بھاگی کہیں زریاب سوچ کر رہ گیا اللہ

نے مجھے دو بہنیں نہیں دو چڑیلیں عطا کی ہیں اور کچن کی لائیٹ بند کرتا باہر کی طرف چلا گیا....

ناجانے ان کی مسکراہٹیں کہاں کھونے والیں تھیں

ناجانے وقت کا کھیل ان کو کہاں لے جانے والا تھا

ناجانے کوئی ناجانے

سوائے آدم ذات کے خدا کے....

:::::::::::::::::""""""""""""""""""""""""""""":::::::::::::::::

آسمان نے سیاہ چادر اوڑھ لی تھی ہر طرف سناٹا چھایا گیا ایسے میں واپس علی صاحب کے گھر پر آؤ

تو اندر کا ماحول کو روز کی نسبت آج خاموشی نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا سوائے دو نفوس کے

جو سفید چمکتے ننھے موتیوں کے نیچے کھولے آسمان میں چھت پر چپ کھڑے تھے.... بلکل

چپ شاید الفاظ تلاش رہے تھے مل آئیں....

New Era Magazine

تبھی فاطمہ بولی "آپ کو بھی معلوم مجھے بھی معلوم ہے یہ سب کس کا کام ہے لیکن مجھے صرف اس بات کا جواب چاہیے کہ اگر آمنہ کو کچھ ہو جاتا تو کیا ہوتا اگر وہ بیٹھتی نہ تو اس کا سانس رک جاتا تو میں کیا کرتی "اس کی آنکھوں سے آنسوؤں لڑیوں کے صورت بہنے لگے جو اس نے آج سارا دن روکے رکھے تھے ان میں بولی "آپ بتائیں جو آپ نے آج تک نہیں بتایا وہ بتائیں ...."

فیض جو خاموشی سے سب سن رہا تھا اس کی بات کا مفہوم سمجھ کر بولا "میرے دادا غلام بخش کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی وہ اس گاؤں کے بڑے تھے اچھا وقت تھا جو گزرتا گیا پھر ان کے دونوں بیٹے بابا علی بخش اور چاچو کامران بخش بڑے ہوئے گئے دونوں باری باری باہر سے پڑھ کر لوٹ آئے بابا نے بریسٹر بن کے لوٹے اور جاب کرنے لگے چاچو نے سیاست شروع کر دی پھر اس دوران پھوپھو رقیہ کی شادی ہو گئی اور وہ دوسرے شہر چلیں گیں بابا اور ہم اس جگہ میں رہنے لگے دادا اور دادی کا پھوپھو کی شادی کے بات انتقال ہو گیا چاچو اپنی فیملی میں مصروف ہو گئے ابو اپنی پھر میں آ گیا بابا کی فیملی میں تب بابا نے گاؤں کے لوگوں اور بچوں کو پڑھانا شروع کر دیا اور چاچو کے ہاں فیاضی آ گیا وہ بڑھنے لگا تب بھی ہماری فیملوں کے تعلقات اچھے تھے لیکن خراب تو تب ہوئے جب چاچو نے الیکشن کے لیے گاؤں والوں کو کہا انہوں نے دینے سے انکار کر دیا کیونکہ اب وہ پڑھنے لگے تھے ان میں شعور آنے لگا تھا اب وہ اپنے حق جانتے تھے اس بات پر چاچو نے بابا سے بات چیت ختم کر دی کہ ان کے پڑھنے کا نتیجہ ہے وہ بغاوت پر اتر

New Era Magazine

آئیں ہیں پھر وقت گزرتا گیا ہم دو بہن بھائی ہو گئے چاچو کی فیملی سے ملنا ختم ہو گیا پھو پھو سے ملتے رہتے پھو پھو کا انتقال ہو گیا ان کے شوہر کا ان سے بہت پہلے ہو گیا تھا پھر بابا پھو پھو کے اکلوتے بیٹے ریاض حیدر کو یہاں لیں آئیں پھر وقت اس سب میں گزرتا گیا ہم بڑے ہوتے گئے چاچو بیمار رہنے لگے پھر ان کی جگہ فیاضی سیاست کرنے لگے وہ چاچو سے کئے زیادہ شاطر اور چالاک تھا اس نے ساتھ اپنا کاروبار شروع کر دیا اس دوران چاچو کی فوت ہو گئے چاچی اور فیاضی اور ان کت ملازمین لال حویلی کی چار دیواری میں رہ گئے....

فیاضی سے میری ملاقات نہ ہونے کے برابر ہوتی جب ہوتی وہ مسکرا کر ملتا....پھر وقت کی سواری میں میری اور فیاضی دونوں کی شادی ہو گئی ہم سب کی زندگی اپنے اپنے دائرے کے گرد گھومنے لگی سب اپنی اپنی رفتار بڑھنے میں لگے رہے جیسے کبھی کوئی بھی ایک دوسرے کے دائرے میں آیا ہی نہ ہو لیکن ایسا نہیں تھا ہم تو تھے ہی ایک دائرے میں بس مختلف سمتوں میں دوڑ رہے تھے یاں شاید زندگی کے دائرے میں ہم دونوں ایک دوسرے سے تنگ تھے یا مجھے لگتا تھا

سانس ہموار کیا اور نئے جملے سے آغاز کیا "فیاضی پر ایک کیس فائل ہوا کوئی زمین کے کاغذات کا معاملہ تھا اُس نے بابا سے مدد مانگی بابا نے کیس لڑنے سے انکار کر دیا....

پھر کچھ عرصہ خاموشی سے گزر گیا اور بابا پر ایک کیس بلکل فیاضی کے کیس سے ملتا جلتا کیس تھا

New Era Magazine

اُس کے الزام میں بابا کو پھنسایا گیا جواب اللہ کی مدد, وقت, ذہین اور قابلیت کی وجہ سے ختم ہو گیا....

لیکن یہ صرف ہماری سوچ تھی اس نے ہمیں آہستہ آہستہ توڑنا شروع کیا تا کہ ہمیں ختم کر کے سلطنت برقرار رکھ سکے کیونکہ فیاضی کے مطابق بادشاہ صرف ایک ہوتا ہے جملے کے اختتام پر اس کے منہ سے ٹھنڈی آہہ نکلی....

نرم سی مسکراہٹ سے کہا "خیر ان سب باتوں کو چھوڑو ہم سب ایک دوسرے کے لیے ہیں اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ہیں کون کیا کر سکتا ہے یہ کر لیتا وہ تو وقت کا کام ہے وہ دیکھ لے گا....

فاطمہ نے افسوس سے پوچھا "فیاضی بھائی تو آپ کے چاچازات بھی تو ہیں نہ رشتہ بھی ہے نہ ان سے اور آنکھیں اس کی طرف کر دیں....

اس نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا "رشتے تو بیچارے بے قصور ہوتے ہیں قصور تو ہم انسانوں کا ہوتا جو اس رشتے کو بدنام کر دیتے ہیں چاہے رشتہ پھر چاچا کا ہو, پھوپھی کا ہو, ماموں کا ہو, تایا کا ہو, خالہ کا ہو یا ماموزات کا یا چاچوزات کا ہو سب پر سوالیہ نشان لگ جاتا ہے کیا سب رشتے ایک سے ہوتے ہیں اور وقت کے ساتھ اُس انسان سے تعلق ختم ہوتا ہے اور وہ رشتہ دم توڑ جاتا ہے"....

New Era Magazine

اس نے کچھ لمحوں بات فاطمہ کو بولا "اب اندر چلتے ہیں رات گہری ہو گئی ہے"

وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور سڑھیں کی اور بڑھی وہ بھی اس کے پیچھے چلنے لگا....

دونوں جا چکے تھے ستاروں کی بارات نے انہیں فکر مندی سے دیکھا....

................"""""""""""""""""""................

ڈائننگ ٹیبل کے گرد وہ پانچوں نموس بیٹھے کھانا کھا رہے تھے ہارون صاحب سربراہی کرسی پر بیٹھے تھے ایک طرف ان کے اجالا بیگم بیٹھی تھیں اور ان برابر والی کرسی پر زریاب بیٹھا تھا دوسری طرف زرہ بیٹھی تھی اور اس کے ساتھ والی کرسی پر زبور بیٹھی تھی....

ہارون صاحب نے کہا "عثمان کا فون آیا تھا"

ان کے نام لینے پر وہ تینوں کھانا چھوڑے ان کی طرف دیکھنے لگے البتہ اجالا بیگم ویسے ہی کھانا کھانے میں مشغول رہیں....

انہوں نے بات جاری کی "وہ لوگ نہیں آسکتے اس بار چھٹیوں میں تو وہ آپ تینوں کو وہ وہاں بلانا چاہتا ہے"....

وہ تینوں اب ان کی اگلی بات کو سننے کو بے تاب تھے....

اور زبور جوش سے بولی "ہمیں عثمان چاچو بلا رہے ہیں چاچو بلا رہے ہیں مطلب اب ہم سعودیہ

New Era Magazine

جائیں گے میں جہاز میں بیٹھوں گئی وہاں مزہ آئے گا"....زریاب اور زرہ کے چہرے زبور کی طرح جوش سے دمک رہے تھے لیکن ان دونوں کے حصے کا بھی زبور بول رہی تھی....

ہارون صاحب نے مسکراہٹ دباتے سنجیدہ انداز میں کہا"لیکن میں نے عثمان کو منا کر دیا کہ وہ تو سارا دن ہسپتال میں ہو گا اور راز کا بھی اس کے ساتھ ہی ہو گئی تحریم سکول جائے گئی تو وہ تینوں آکر کیا کریں گئی اس لیے وہ لوگ آجائیں چھٹیوں میں اور آپ تینوں کی کلاسس چل رہی ہیں بہت نقصان ہو جائے گا"....

وہ تینوں جو پُر جوش چہروں سے دیکھ رہے تھے ہارون صاحب کے آخری جملے پر ان تینوں کے چہروں پر افسردگی چاہ گئی....

انہوں نے ایک نظر ان تینوں کو دیکھا....

اجالا بیگم جو اس پوری کاروائی میں خاموش تماشائی بنی ہوئی تھیں بولیں"بات یہ ہے کہ عثمان نے پوچھا تو ہم نے ان کو ہاں کر دی ہے کہ آپ تینوں ان کے پاس اس نومبر میں چلے جاؤ دسمبر میں ویسے ہی آپ تینوں کی چھٹیاں ہیں اور دسمبر کی لاسٹ تک آجانا واپس"....

ان تینوں کے چہروں پر جاندار مسکراہٹ بکھیر گئی....

ہارون صاحب نے مسکرا دیے اور خفا لہجے میں اجالا بیگم کو کہا"مجھے ان کو تھوڑا تنگ تو کرنے دیتی"....

زریاب اور زبور نے ایک ساتھ نعرہ لگایا "یاہو رے"....

باقی کے کھانے کے دوران وہ پانچوں نفوس میں جانے کے موضوع پر باتیں چلتی رہیں....

زبور کہا رہی تھی "میں لیٹا شوز لینے ہیں میں نے بیگ لینا ہے"....

زرہ بولی "عبایہ نہیں لینا کیا"....

ان سب میں انہوں نے کھانا کھایا اب وہ تینوں برتن اٹھا رہے تھے....

ایسا نہیں تھا کہ وہ تینوں پڑھتے تھے یا باہر کے الٹے سیدھے کام کرتے تھے نہیں وہ گھر کے کام بھی کرتے تھے....

وہ وہاں سے فارغ ہو کر کمرے میں آئی....

اور موبائل دیکھا جہاں ان کے جانے کی خبر زبور نے مرچ مصالحہ لگا کر سنائی تھی کہ ہم تینوں جارہے ہیں عثمان چاچو کے پاس سعودیہ اور ریان کا جواب تھا "انسان کو خیالی پلاؤ کم بنانا چاہیے بلکہ فنز کل پلاؤ بنا کر دوسروں کو بھی کھلانا چاہیے"....

زرہ ان کے مسیج پڑھتی بالکنی میں پڑے جھولے پر آ بیٹھی....

وفا کا میسج پڑھنے لگی "یہ خیالی پلاؤ نہیں بنا رہے بلکہ دن میں تارے دیکھ رہے ہیں"....

وفا کی بات کو زریاب نے رد کیا تھا "وفا باجی رات ہی ہے اس میں تارے ہی نظر آتے ہیں اور

New Era Magazine

چڑانے والا ایموجی بھیجا ہوا تھا"....

اس کے بعد ریان کا میسج تھا"تم تینوں اکیلے جاؤ کون سی کتاب میں لکھا میں بھی جا رہا ہوں"....

وہ میسج پڑھتی مسکرا دی....

اور بھی بہت سے میسج تھے وہ پڑھتی جب تک میسج موصول ہوا"کوئی میل آئی تھی وہ جلدی اٹھی موبائل بند کیا اسٹڈی ٹیبل تک آئی اور لیپ ٹاپ لیے بیڈ پر آ بیٹھی....

کیبوڈ پر تیز تیز ہاتھ چلاتی میل کھولنے لگی سامنے ریان کی میل چمک رہی تھی اس نے کلیک کیا اور وہ کھولتی گئی تبھی اس نے ایک نظر موبائل پر درج دن پر ڈالی جہاں پیر لکھا تھا اس نے دوبارہ لیپ ٹاپ دیکھا اور میل پڑھنے لگے لیپ ٹاپ کی روشن اسکرین پر حروف واضح تھے

نام؛ضمیر رسول

والد؛رسول علی

پیشہ؛پروفیسر

نیشنلٹی؛پاکستانی

اس طرح انگریزی میں کئی اور سطور لکھیں جن میں تنخواہ وغیرہ تھی وہ پڑھتی مایوس ہو گئی تھی اسے بلکل امید نہیں تھی ریان اسے اس طرح کی میل کرے گا اسے پکا یقین تھا جیسا ضمیر دکھتا ہے ویسا ہے نہیں....

وہ بند کرنے ہی لگی تھی کہ اس کی نظر ایک لفظ پر آر کی جوئنینگ تاریخ:6 ستمبر 2017
اس کے ذہین کی اسکرین پر ابھرا صرف ان کو اس یونی میں ایک سال ہوا ہے اور اس سے پہلے
کہاں تھے کیا کرتے تھے اس میں ہی ان کی ان دیکھی شخصیات کا راز چپا ہے....
وہ لیپ ٹاپ بند کرتی لیپ ٹاپ کو اس کی جگہ پر رکھتی واش روم چلے گئ....

:::::::::::::::::''''''''''''''''''''''''''''''''''::::::::::::::::

ضمیر سفید شرٹ کے اوپر سرمئ پینٹ کوٹ میں وہ بالوں کو سیٹ کیے سنجیدہ شہد رنگ
آنکھوں سے سامان اٹھا کر کلاس سے چلا گیا....
اس کے جاتے وہ تینوں بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئیں اور وفا نے دعا کے اسٹائل میں چہرے پر
ہاتھ پھیرا شکر اللہ اب کوئی کلاس نہیں ہے وہ دونوں مسکرا کر رہ گئیں اور وہ تینوں اپنے بیگ
پہنتی کلاس سے نکلتی چلے گئیں....

کلاس سے باہر نکال کر اس نے بیگ سے فون نکالا اور دانیال کا نمبر ملایا اور فون کان کو لگایا بیل جا
رہی تھی اور ساتھ ان کے چلتے باتیں کرنے لگی اور اس طرح راہداری میں چلتی رہیں تبھی
دانیال نے فون اٹھالیا اور سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا "دانی مجھے دس منٹ میں
کنٹین پر ملو میں انتظار کر رہی ہوں"....
اس نے جواب میں کہا "زربات یہ ہے کہ میں تم سے آدھے گھنٹے میں ملتا ہوں اور فون کروں گا

تم اور وفا آجانا کینٹن لیکن اپنی نئی دوست کو نہ لانا مجھے اچھا نہیں لگتا تم میرے ماموں کی بیٹی اور وفا میرے چاچو کی بیٹی ہے لیکن دانیا کا کوئی رشتہ نہیں اچھا نہیں لگتا اس نے بات مکمل کر کے الوادع کہہ کر فون بند کر دیا"....

اس نے فون بیگ میں رکھا اور ساتھ چلتی دانیا کو دیکھا جس نے زیتونی رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور اسی رنگ کی چادر اپنے گرد پھیلا کر لے رکھی تھی اور وہ سنجیدہ نظر آرہی تھی....وفا سرخ رنگ کی شلوار قمیض میں گلے میں پستہ رنگ کا مفلر لیے ہوئے تھی اس نے زرہ کی طرف ایک نظر ڈالی اور دوبارہ دانیا کو دیکھا....

اس نے سفید فراک نیلی جینز کے اوپر اور نیلے رنگ کا اسٹولر سر پر لے رکھا تھا جس کے دونوں پلو آگئے کو نکال رکھے تھے کاجل سے لبریز ہیزل آنکھوں میں فکر مندی لیے دانیا کو واضح دینے کے لیے لب کھولے پھر بند کر دیں اور خاموشی سے چلنے لگی....

بازاوقات کچھ دیر کی خاموشی الفاظ سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے....

کنٹین میں داخل ہوئیں اپنی میز کی طرف بڑھ گئیں وفا ان کو چھوڑے کاؤنٹر کی طرف چلے گئی....

کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد زرہ بولی "دانیا بات یہ ہے کہ دانیال ریان سے بلکل مختلف ہے وہ ہر کسی سے جلدی فری نہیں ہوتا خاص طور پر لڑکیوں سے میں اور وفا اس کی کزنز ہیں"....

New Era Magazine

دانیا جو خاموشی سے سن رہی تھی بولی "مجھے لگا تھا تم لوگ تو دوست ہو صرف "

زرہ نے مسکرا کر اس کی بات کو درست کیا "نہیں میرے بابا کے دو بھائی اور ایک بہن ہے سب سے بڑی رقیہ پھوپھو دانیال کی امی اس کے بعد حیدر بابا ریان کے بابا پھر میرے بابا اور ان سب سے چھوٹے سلمان چاچو جو سعودیہ میں ہوتے ہیں "....

دانیا نے کہا "اس کا مطلب ہے تم تینوں کزنز ہو لیکن وفا تو تمھاری کزن نہیں ہے "....

جب تک وفا آئی اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی اور اس نے کہا "دانیال میرے تایا کا بیٹا ہے میرے بابا والے صرف دو بھائی ہیں میری پھوپھو نہیں اور ایک خالہ ہیں جن کی شادی زرکے سلمان چاچو سے ہوئی ہے....

دانیا نے اس کے بات کے آخر میں کہا "او مطلب تم سب کے رشتے آپس میں ہی مکس ہیں مجھے تو لگ رہا ہے جیسے مکڑی کا جال ہو "....

زرہ نے اس کی بات پر مسکرا کر کہا "اتنا ہی نہیں ریان کی ماما میری خالہ بھی ہیں مطلب میری ماما کی بہن ہیں "....

وفا نے ہنس کر کہا یارا ابھی ہماری اور بھی رشتے داری ہے بس اس بات کو چھوڑ ہی دو اور تم بھی پنجابی ہو کبھی اپنی امی کو ہمارے ہاں لیے کر آنا دیکھنا کیسے رشتے داری نکلا آتی ہے....

دانیااس کی بات پر پھیکا سہ مسکرادی.....

ناجانے اس کی مسکراہٹ میں کیا تھا....

نہ جانے کیا غم تھا تھا....

نہ جانے کیاداستان تھی....

نہ جانے کوئی ناجانے....

تب ہی زرہ کا فون بجا اس نے کال سنی اور فون بند کر کے وفا کو کہا "یار تم دانیا کے ساتھ رو کو باہر دانیال اور ریان ہیں میں آتی ہوں"....

وفانے جواب میں کہا "ٹھیک ہے"

زرہ وہاں سے نکل کر دومنٹ میں موجود جگہ پر آئی وہاں دانیال اور ریان دونوں فارمل ڈریسنگ میں گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے انتظار کر رہے تھے اور ریان نے چکن رول کا آخری پیس منہ میں ڈالا اور سفید کاغذ کی گیند بنا کر کوڑے دان میں پھینکی....

اس نے ان کے پاس پہنچ کر باآواز بلند سلام کیا....

جواباًان دونوں یک آواز میں جواب دیا اور ریان نے پوچھا "ان دونوں کو لے نہیں آئی"....

اس نے فٹ سے کہا "ہم کام سے جارہے ہیں پکنک پر نہیں جارہے"....

ریان نے خفا نظروں سے اسے دیکھا اور آخر میں اس کے چہرہ یہ بات واضح کر رہا تھا دیکھ لوں گا

میں تمہیں؟....

اس نے الفاظ کے ذریعے کہا "شوق سے دیکھنا"

دانیال نے ہارن بجایا....

تو وہ گاڑی میں پچھلی سیٹ پر آ بیٹھی

اور ریان بھی آگے بیٹھ گیا....

دانیال نے گاڑی آگے بڑھادی کچھ دور آکر گاڑی روکی اور تینوں نکل کر سرخ بلڈنگ میں داخل ہوئے اور اس نے سوچا "کیا وہ یہاں جو حاصل کرنے آئی ہے کر سکے گی کیا وہ ضمیر نامہ حل کر سکے گئ"....

کیا ہے اس ایک سال میں وہ تاریخ کا راز جان سکے گئ....

بس اس کا ذہین بے شمار سوچوں میں الجھا ہوا تھا ان ساری سوچوں سے لڑتی وہ آگے بڑھی اور دانیال کے اشارہ کرنے پر وہ لمبی سی راہداری میں ان دونوں کے ساتھ چلتی راہداری کے کونے میں بنے آخری کمرے کے سامنے آ کھڑے ہوئے اور دانیال بھورا دروازہ کھولتا اندر بڑھا اور ریان بھی اس کے ساتھ داخل ہوا اور اس کو بھی اندر آنے کا کہا....

اس نے اندر کی اور قدم بڑھائے....

اس نے اندر آکر اطراف کا جائزہ لیا کمرے کی چاروں دیواروں پر خانے بنے تھے جن میں بے

New Era Magazine

شمار فائیلز ترتیب اور بے ترتیب سی پڑیں تھیں....

وہ تینوں تین الگ ریکس کی تلاشی لینے لگے....ابھی انہیں دس منٹ ہی ہوئے تھے تلاشتے ہوئے تبھی ریان نے اس کو آواز دی یہ دیکھو کیا ملا....

ان دونوں نے اسے سرے سے نظر انداز کیا اور کام میں لگے رہے....
(کیوں کے ریان نے یہ حرکت تین سے چار بار کی تھی اور پہلی دو بارہ تو وہ واقعی گئے بھی تھے....)

ریان نے جب دیکھا انہوں نے توجہ نہیں دی تو اس نے زرہ کو آکر فائل پکڑی....

اس نے ریان کا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر نہ چاہتے ہوئے بھی فائل کھولی اور پڑھنے لگے جیسے جیسے وہ پڑھ رہی تھی اس کے چہرے کی رنگت بدل رہی تھی اس نے نظریں پیج پر جمائے دانیال کو آواز دی....

وہ اس کی آواز سن کر اس طرف آیا اور کھوجتی نظروں سے پوچھا کیا....

اس نے لب کھولے....

:::::::::::::""""""""""""""""""""::::::::::::::::

جاری ہے...

New Era Magazine

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

New Era Magazine